اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "**جنت کی قیمت**" جنتی محلات کسے ملیں گے؟ صُلْحُ کے بارے میں آیتِ مبارکہ اور فرامینِ رسول، جنت کی جھلکیاں، روٹھا ہوا شخص کیسے مانا، جنت میں کون کون جائے گا، نماز کی اہمیت، نماز جنت میں داخلے کا سبب اور اس کے علاوہ کئی نکات بیان کئے جائیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

اللہ پاک صُلْح کروائے گا

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، آپ مسکرائے۔ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ کیوں مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمَّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانو گر پڑیں

1... جامع صغیر، ص: 81، حدیث: 1284۔

www.dawateislami.net

گے، ایک عرض کرے گا: اے اللہ پاک! اس سے میرا انصاف دِلا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ پاک دعویٰ کرنے والے سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے اِس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (مُدَّعی) عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈالدے۔ اتنا اِرشاد فرما کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رو پڑے، فرمایا: وہ دن بہت عظیم دن ہو گا کیونکہ بروزِ قِیامت ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے مَحلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں، یہ شہر اور عُمدہ مَحلات کس پیغمبر یا صِدّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تُو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: کس طرح؟ اللہ پاک فرمائے گا: اِس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: اے اللہ پاک! میں نے سب حُقُوق مُعاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اِکٹھے جنت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صُلح کرواؤ، کیونکہ اللہ پاک بھی بروزِ قِیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حدیثِ پاک کے ضمن میں کئی نکات موجود ہیں: آیئے! چند نکات کے بارے میں سنتے ہیں: (1) قیامت ابھی قائم نہیں ہوئی،

میدانِ محشر کے معاملات، بندوں کے حساب و کتاب اور جزا و سزا کے فیصلے کا وقت ابھی آنا باقی ہے، مگر قربان جایئے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت سے پہلے ہی قیامت میں ہونے والے واقعات کو نہ صرف ملاحظہ فرمالیا بلکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس کا اظہار بھی فرمایا۔(2) بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت نازک ہے کہ میدانِ مَحْشَر میں ایک بندہ اپنا حق طلب کرنے کے لئے دوسرے بندے کے خلاف بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ کرے گا۔ افسوس! اب ایسا لگتا ہے کہ دِین سے دُوری اور بے عملی کے سبب لوگوں نے بندوں کے حقوق کے معاملے کو بہت ہلکا سمجھ لیا ہے، مثلاً کہیں سیٹھ نوکروں (Workers) کے حقوق ادا نہیں کر رہا تو کہیں نوکر سیٹھ کی چیزوں کو نقصان پہنچا کر اس کے حقوق ضائع کر رہے ہیں، کہیں والدین بچوں کو ان کے حقوق دینے پر راضی نہیں تو کہیں اولاد ماں باپ کے حقوق پر ڈاکہ ڈالے ہوئے ہیں، کہیں بیوی اپنے شوہر کے حقوق میں کوتاہی کر رہی ہے تو کہیں شوہر بیوی کے حقوق ادا کرنے سے جان چھڑا رہا ہے، کہیں رشتے داروں میں حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں سالوں سے جنگ جاری ہے تو کہیں پڑوسیوں کے حقوق میں کوتاہی ہو رہی ہے۔

یاد رکھئے! دنیا میں اگر کسی نے کسی کا حق مارا ہے تو عقلمندی اسی میں ہے کہ وہ یہیں پر ادا کر دے یا معاف کروالے، ورنہ آخرت میں شدید رُسوائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، چنانچہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگ ضرور حق داروں کو ان کے حقوق حوالے کرو گے حتّٰی کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔[1] مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۷۰، حدیث: ۶۵۸۰

کئے تو ہر صورت میں قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

(3) آپس میں صُلْحُ صفائی سے رہنا اللہ کریم کو بہت پسند ہے، کہ ربِّ کریم قیامت کے دن بھی اپنے بندوں کے درمیان صُلْحُ کروا کر انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، ☆لہٰذا اگر ہم اللہ کریم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنا چاہتے ہیں، ☆معاشرے کو پُر امن (Peaceful) دیکھنا چاہتے ہیں، ☆محبتوں کو عام کرنا چاہتے ہیں، ☆جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں، ☆جنتی نعمتوں سے لُطف اُٹھانا چاہتے ہیں، ☆قیامت کے دن کی ذِلّت ورُسوائی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں صُلْحُ کرتے رہنے کی عادت بنائیں اور جنت کا حق دار بنانے والے اس عمل کو خوب خوب عام بھی کریں۔ ہمت کیجئے اور اپنے نفس کی خاطر ہونے والی لڑائیوں سے فوراً مسلمانوں سے صُلْحُ کر لیجئے، اگرچہ آپ بڑے ہوں، اگرچہ قصور آپ کا نہ ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسی صُلْحُ کروانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت ہے اور اللہ کریم نے قُرآنِ کریم میں بھی صُلْحُ کروانے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت کی آیت نمبر 10 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۲۶، الحجرات: ۱۰)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رَحمت ہو۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی صُلْحُ کروانے کے کئی فَضائل بیان ہوئے ہیں۔ چُنانچہ

روزہ، نماز اور صدقہ سے اَفضل عمل

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے اَفضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ضرور بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: وہ عمل آپس میں رُوٹھنے والوں میں صُلْحْ کرادینا ہے کیونکہ رُوٹھنے والوں میں ہونے والا فساد بھلائی کو کاٹ دیتا ہے۔[1]

یاد رہے! مسلمانوں میں وہی صُلْح کرنا اور کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صُلْحْ جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردے وہ جائز نہیں ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کردے یا حلال کو حرام کردے۔[2]

آیئے! اس طرح کی صلح کی چند مثالیں سُنتے ہیں: مثلاً میاں بیوی میں اس طرح صلح کرائی جائے کہ خاوند اس عورت کی سوکن کے پاس نہ جائے گا۔ ایسی صُلْحْ کروانا دُرست نہیں۔ مقروض مسلمان سُود اپنے قرض خواہ کو دے گا (ایسی صُلْحْ کروانا دُرست نہیں) (مرآۃ المناجیح، ۴/۳۰۳ ملخصاً) اسی طرح عورت کو 3 طلاقیں ہوجانے کے باوجود شوہر اور بیوی سے یہ کہنا کہ کوئی بات نہیں، تم سے جو غلطی ہوئی اسے اللہ پاک معاف کر دے گا، اس لئے تم اب آپس میں صلح کرلو، حالانکہ 3 طلاقوں کے بعد وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہوچکی ہے اور صرف صلح کرلینے سے یہ حرام حلال نہیں ہوسکتا، تو ان کا یہ صلح کروانا حرام کو حلال کرنے کی کوشش کرنا ہے اور یہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ اگر

---

1 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۹

2 ... ابوداؤد، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴

www.dawateislami.net

مقروض طے شدہ مدت میں قرض ادا نہ کر سکا تو اب اس بات پر صلح کروانا کہ مقروض اضافی مدّت پر جرمانہ ادا کرے، ایسی صُلْحُ کروانا دُرست نہیں۔ کسی سے اس بات پر صلح کرنا کہ وہ اپنے سگے بھائی یا بہن سے تعلقات ختم کر لے گا، ایسی صُلْحُ کروانا دُرست نہیں۔ اپنے دوست کو مجبور کرنا کہ مجھ سے صلح کرنی ہے تو فُلاں ڈرامہ یا گانا سننا یا دیکھنا ہو گا، ایسی صُلْحُ کروانا دُرست نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان مثالوں سے معلوم ہوا! صُلْحُ ذاتی حقوق میں ہوتی ہے، شریعت کی نافرمانی میں صلح جائز نہیں۔ اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی میں نہ کسی مخلوق کی فرماں برداری ہے اور نہ مُدَاهَنَت (دِین کے بارے میں کم ہمتی) کی اجازت ہے۔ مُسلم شریف کی حدیث میں ہے: لَا طَاعَةَ فِیْ مَعصِیَةِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعرُوْف یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری جائز نہیں، فرمانبرداری صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (مسلم، ص ۷۸۹، حدیث: ۴۷۶۵)

صُلْحُ میں ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نافرمانیوں کے کاموں پر سمجھوتہ نہ ہو مثلاً گھر میں شادی کے فنکشن میں بچوں کا بھرپور زور ہے کہ ناچ گانے، میوزیکل پروگرامز ہونے چاہئیں۔ اب ماں باپ، بچوں کی ناراضی سے بچنے کے لیے اس بات پر سمجھوتہ کر لیں کہ اسلام میں صُلْحُ کی بڑی اہمیت ہے، اس لیے ہم نے بچوں کی مان لی۔ ایسی صُلْحُ ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کے فوائد

اللہ پاک ہمیں شریعت کے تقاضوں کے مطابق صلح کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ یاد رکھئے! صُلْحُ کرنا ایک اچھا کام ہے۔صُلْحُ سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ملتی ہے۔قبر کے مراحل آسان ہو جاتے ہیں۔ آخرت کی منازل آسان ہو جاتی ہیں۔ انسان جنت کے قریب ہو جاتا ہے۔بندہ جہنم سے دُور ہو جاتا ہے۔لوگوں کی نظروں میں عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔بندے کی نیک نامی ہوتی ہے۔ محبتیں پروان چڑھتی ہیں۔ نفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔شیطان ذلیل ورُسوا ہوتا ہے۔روٹھے ہوئے خاندانوں کی ناراضیاں دُور ہوتی ہیں۔رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔سکون اور قرار نصیب ہوتا ہے۔بے چینی، بے سکونی اور ٹینشن کا خاتمہ ہوتا ہے۔الغرض صُلْحُ کے بے شمار فوائد ہیں۔

افسوس! اتنے فوائد ہونے کے باوجود کچھ لوگ صُلْحُ سے کتراتے اور دُوریاں بڑھاتے ہیں۔یقیناً اس کی بنیادی وجہ علمِ دِین سے دُوری ہے۔ ایسے موقع پر شیطان بھی اپنا جال بچھا کر لوگوں کو صلح کرنے سے دُور کرتا اور دُشمنیوں کے سلسلے برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ ہمیں ہمت کرنی چاہیے اور صُلْحُ کر کے دِین ودُنیا کے فوائد پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔صُلْحُ کے معاملے میں ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا کیا انداز تھا؟ آیئے! اس کی ایک ایمان افروز جھلک سُنتے ہیں:

جنت میں بھائی سے پہلے نہ جانے کی خواہش

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین(3) راتوں سے زیادہ تعلق توڑے اور صلح میں پہل کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہو گا۔حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے پتہ چلا کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُمَا کے درمیان کسی معاملے کی وجہ سے بات چیت بند ہے تو میں نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کہا: لوگ آپ دونوں کو اپنا پیشوا سمجھتے ہیں۔ آپ آپس میں تعلق نہ توڑیئے، اپنے بھائی کے پاس جا کر ان سے بات چیت کیجئے، کیونکہ آپ اُن سے عمر میں چھوٹے ہیں۔ اِس پر حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اگر میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان "صلح میں پہل کرنے والا جنت میں بھی پہلے جائے گا" نہ سُنا ہوتا تو میں ضرور اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اُن سے پہلے جنت میں جاؤں۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: (حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے یہ مخلصانہ جذبات سُن کر) میں حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس گیا اور انہیں سارا واقعہ بتایا تو حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: "صَدَقَ اَخِیْ" یعنی "میرے بھائی نے سچ فرمایا" پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے بھائی حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس آ کر ان سے گفتگو فرمائی اور یوں دونوں بھائیوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ (ذخائر العقبی، الباب التاسع فی ذکر الحسن والحسین، ذکر فضیلۃ یشترکان فیہ، ص ۲۳۸)

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا والی حکایت میں ہمارے سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔

ہم صُلح کیوں نہیں کرتے

ہم غور کریں! ہم صُلح کی طرف قدم کیوں نہیں بڑھاتے، صلح میں پہل کرنے کا ذہن کیوں نہیں بنتا؟ کیا اس کو کہیں اپنی شان میں کمی تو نہیں جانتے، سامنے والا صُلح کرنے کے لیے ہاتھ بڑھا رہا ہو اور ہمارا مُوڈ آف (Mood Off) ہونے کی وجہ سے ہاتھ

پیچھے جارہا ہو بلکہ چہرہ ہی دُوسری طرف پھیر لیں، ایسا کرنا مناسب نہیں۔ ہم اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے لیے ہمّت کریں اور ثواب کمانے کے اِس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کتنی بُلند وبالا ہے، میرے مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک موقع پر اپنے غلاموں کی کیسے پیارے انداز میں تربیت فرمائی ہے! آیئے! توجہ کے ساتھ سُنیے!

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وفات ظاہِری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان ومال اور آبرو حاضِر ہے، اِس دنیا میں بدلہ لے لے، تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصول کرلے یا مجھے مُعاف کردے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہیے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخِرت کی رُسوائی سے بہت آسان ہے۔

(تاریخ ابنِ عساکِر، ۴۸/۳۲۳ ملخصاً)

صُلح نہ کرنے کے نقصانات

یاد رکھئے! اگر صُلْح نہ کی جائے تو اس سے نہ صرف خاندانوں اور رشتہ داروں کے تعلقات میں خرابیاں ہوتی ہیں بلکہ ساتھ میں صُلْح نہ کرنے والا شخص لوگوں کی نظروں سے بھی گِر جاتا ہے۔ صُلْح سے محروم رہنے والے کو لوگ نفرت سے دیکھتے

ہیں۔صُلْحُ سے محروم رہنے والے کی کوئی مدد نہیں کرتا۔ کسی غمی خوشی کے موقع پر صُلْحُ سے محروم رہنے والے کا ساتھ دینے والوں میں کمی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صُلْحُ سے محروم رہنے والا آخرت کے بھی کئی فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔

صُلح اپنے ساتھ کیا کیا لاتی ہے؟

صُلْحُ کی برکت سے عاجزی نصیب ہوتی ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲)

صُلْحُ کی برکت سے تکبر دُور ہوتا ہے۔صُلْحُ کی برکت سے نفرتیں، محبتوں میں بدل جاتی ہیں۔ اے کاش! ایک دُوسرے کو معاف کرنے کی سوچ بن جائے، صلح نہ کرنے سے اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں جبکہ صلح کرنے، ایک دُوسرے کو معاف کرنے کی برکت سے بیگانے بھی اپنے ہو جاتے ہیں، جیسا کہ

کسی شہر کے بڑی رات کے اجتماع میں دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی بیٹھے ہوئے تھے، کسی نئے اسلامی بھائی (جو ابھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ نہ تھے) کا پاؤں گزرتے ہوئے اچانک اُس کے ہاتھ پر پڑا، جس سے اس کے ہاتھ کو تکلیف پہنچی، لیکن جس کی وجہ سے تکلیف پہنچی تھی اُلٹا اُسی نے آگے سے رُعب جمایا کہ نظر نہیں آتا کیا؟ اس کے برعکس وہ اسلامی بھائی کہ جس کو تکلیف پہنچی تھی اُس نے فوراً اُس سے معافی مانگ لی، جس سے متاثر ہو کر وہ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے

وابستہ ہو گئے۔

اسی طرح کسی شہر کے ایک اسلامی بھائی چپل کا کاروبار کرتے تھے، بھرے بازار میں کسی بڑی عمر کی خاتون نے کسی بات پر ان کو بُرا بھلا کہا، اس عاشقِ رسول نے اُس خاتون کو اُلٹے سیدھے جواب دینے کے بجائے دُعائیں دینا شروع کر دِیں، اماں! اللہ پاک تجھے حج کرائے، اللہ پاک تجھے مکّہ دکھائے، اللہ پاک تجھے مدینہ دِکھائے، اللہ پاک تیری مغفرت فرمائے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ وہی بوڑھی اماں جو کچھ دیر پہلے بھرے بازار میں اِس دِیوانے کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی، ہاتھ میں جاپانی پھل اُٹھائے کہہ رہی ہے، بیٹا! یہ پھل لے لو۔ اُس دِیوانے نے کہا! اماں یہ کیا؟ ابھی کچھ دیر پہلے تو تُو مجھے بُرا بھلا کہہ رہی تھی اور ابھی پھل بھی دے رہی ہے، اماں نے جواب دِیا: بیٹا میں تجھے بُرا بھلا کہہ رہی تھی اور تُو مجھے دُعائیں دے رہا تھا، مجھے بہت شرم آئی اس لیے میں تجھ سے معافی مانگنے آئی ہوں اور تیرے لیے یہ تحفہ لائی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "فجر کے لئے جگانا"

پیارے اسلامی بھائیو! صلح اور اس جیسے جنت میں لے جانے والے اعمال کے بارے میں جاننے اور ان اعمال پر عمل پیرا ہونے ایمان کی سلامتی کی دولت پانے اور قلب و نگاہ کی پاکیزگی کو بڑھانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام **"فجر کے لئے جگانا"** بھی ہے۔ اِس دینی کام کا رِسالہ بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔ اِس کا مطالعہ کیجئے اور

اس میں دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اس دینی کام کو خوب بڑھانے کی کوشش بھی کیجئے۔

☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"فجر کے لئے جگانے"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سعادت مل سکتی ہے۔☆نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔☆مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جا سکتا ہے۔☆دعوتِ اسلامی کی نیک نامی ہو گی۔☆**فجر کے لئے جگانے والا** بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆**"فجر کے لئے جگانے"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صحت بھی اچھی ہو گی۔☆مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مُصْطَفٰے ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ فاروقی بھی ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً)

دعائے عطار: یاربِّ مصطفےٰ! جو نمازِ فجر کے لیے دوسروں کو جگائے اُس کی قسمت جگادے کہ وہ خواب میں تیرے پیارے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرلے اور بے حساب مغفرت اُس کا مقدّر ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے عاشقانِ رسول! ہم جنتی محل کی قیمت کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ آیئے! جنت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

جنت کی جھلکیاں

امیرِ اہلِ سُنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی

مشہورِ زمانہ کتاب ”**فیضانِ سنت**“ دوسری جلد کے باب ”**غیبت کی تباہ کاریاں**“ کے صفحہ نمبر 98 پر تحریر فرماتے ہیں: ☆اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان وزمین اُس سے آراستہ ہو جائیں، ☆اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب سورج کی روشنی مٹادے، جیسے سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے، ☆جنّت کی اتنی جگہ جس میں چابُک، دُرّہ رکھ سکیں وہ دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اُس سے بہتر ہے جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں ☆جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو گا، ☆اگر کسی پرندے کو دیکھ کر اس کا گوشت کھانے کو جی چاہا تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا ☆اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ☆ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق پانی، دودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے، ☆وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہَر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک ہے، وہاں نَجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل بِالکل نہ ہوں گے، ☆ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، ☆سب کھانا ہضم ہو جائے گا، ☆ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی ہر وَقت زَبان سے تسبیح و تکبیر ارادے اور بغیر ارادے کے سانس کی طرح جاری ہو گی کم سے کم ہر شخص کے سِرہانے دس ہزار خادِم کھڑے

ہونگے،خادِموں(Servants)میں ہر ایک کے ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہو گی، جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہو گی بلکہ زیادَتی ہو گی، ہر نوالے میں ستَّر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ مزے ایک ہی ساتھ محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے روکنے والا نہ ہو گا، ☆ جنتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہو گی، ☆ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کو برداشت نہ کر سکیں، ☆ اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر میٹھا ہو جائے اور ایک روایت ہے: اگر جنت کی عورت سات سُمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں، ☆ سر کے بال اور پلکوں اور بھَوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمہ لگی آنکھیں، تیس(30) برس(Thirty years) کی عُمر کے معلوم ہوں گے، کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے، ☆ پھر لوگ اللہ کریم کے حکم سے ایک بازار میں جائیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوئے ہیں، اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی، نہ دلوں پر ان کا خیال گزرا، اس میں سے جو چیز چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہو گی ☆ جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہو گی کہ خیال کرے گا "میرا لباس اُس سے اچھا ہے" اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں، ☆ جنتی باہم

ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا، ☆اُن میں اللہ کریم کے نزدیک سب میں عزت والا وہ ہے جو اللہ پاک کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مُشَرَّف ہو گا، ☆جب جنتی جنت میں جالیں گے اللہ پاک اُن سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنت میں داخل کیا، دوزخ سے نجات دی۔ اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سُنا کہ جنت کیسی حسین و دلکش ہے اور ربِّ کریم نے اس میں کیسی کیسی عظیمُ الشان نعمتیں رکھی ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی جنت کی ان عظیم الشان نعمتوں میں سے حصّہ پانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارا آخری ٹھکانہ جنت ہو تو ہمیں جیتے جی جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے۔ ایک عمل تو آپ نے سنا کہ صُلْحُ کروانا جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ آیئے! جنت میں لے جانے والے چند مزید اعمال کے بارے میں سنتے ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ جنت میں جانے کیلئے ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اچھے اعمال کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں تقریباً 56 سے زائد مقامات پر نیک اور اچھے اعمال کا ذِکر کیا گیا ہے۔ چند اچھے اعمال ملاحظہ کیجئے: نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا، نوافل کی کثرت کرنا، سچ بولنا، مسلمانوں کو کھانا کھلانا، حُسنِ سلوک سے پیش آنا، علمِ دین سیکھنا سکھانا، نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے منع کرنا، ایک دوسرے کے حقوق کو پورا کرنا وغیرہ۔

تعزیت کرنا

تعزیت یعنی مصیبت زدہ آدمی کو صبر کی تلقین کرنا ایک بہت ہی پیارا اور جنت میں لے جانے والا عمل ہے، چنانچہ

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی غم زدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ پاک اسے تقوے کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ (1)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مسلمانوں سے تعزیت کر کے جنت میں لے جانے والے اس عمل کو اپنائیں اور اس کی برکتیں پائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیک اعمال کے رسالے میں بھی مسلمانوں کی عیادت و تعزیت کرنے پر مشتمل ایک نیک عمل بھی شامل ہے، چنانچہ نیک عمل نمبر 61 ہے: **کیا اس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنَّت کے مطابق عیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دے کر ثواب کمائیے)**

آیئے! اس ضمن میں سیرتِ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

روٹھا ہوا مان گیا

---

1 ... معجم اوسط، ۶/۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲

www.dawateislami.net

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: بسا اوقات غمخواری اور تعزیت کے دنیا میں بھی فائدے دیکھے جاتے ہیں، چنانچہ یہ ان دنوں کی بات ہے جن دنوں نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں میری اِمامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دور دور رہنے لگے مگر مجھے اندازہ نہ تھا، ایک دن فجر کے بعد مجھے ان کے والد صاحب کی وفات (Death) کی خبر ملی میں فوراً ان کے گھر پہنچا، ابھی غُسلِ میّت بھی نہ ہوا تھا، دعا فاتحہ کی اور لوٹ آیا، نمازِ جنازہ میں شریک ہو کر قبرستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا، اس کے فوائد تصور سے بھی بڑھ کر حاصل ہوئے چنانچہ اس اسلامی بھائی نے خود ہی انکشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے بہکایا تھا، اس کی باتوں میں آکر میں آپ سے دور ہو گیا اور اتنا دور کہ آپ کو آتا دیکھ کر چھپ جاتا تھا، لیکن میرے پیارے والد صاحب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دل بدل دیا، جس آدمی نے مجھے آپ سے بددِل کیا تھا وہ میرے والدِ مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا، اس واقعے کو کوئی 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہو گا وہ اسلامی بھائی آج بھی بہت مَحَبَّت کرتے ہیں، نہایت بااثر ہیں تنظیمی طور پر کام بھی کرتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں، مگر ان کے بال بچے، دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عطاری ہیں، چھوٹے بھائی دعوتِ اسلامی کے ذمے دار ہیں جبکہ بڑے بھائی بھی باعمامہ تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ترکِ جنت ترکِ دنیا سے زیادہ مشکل ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زندگی گزارنے کے لئے ہم دُنیاوی معاملات سے

1 . . . فیضانِ بابا بلّھے شاہ، ص ۴۳

جڑے ہوئے ہیں مگر ہم میں اور اللہ پاک کے نیک بندوں میں فرق ہے، حالانکہ وہ بھی کھاتے پیتے تھے اور ہم بھی کھاتے پیتے ہیں، وہ بھی سوتے تھے اور ہم بھی، وہ بھی نکاح کرتے تھے اور ہم بھی۔ لیکن وہ یہ سب کام اللہ پاک کی رضا کے لیے، اچھی نیتوں کے ساتھ کرتے تھے اور ہم صرف اپنی دنیا بنانے کے لیے کرتے ہیں۔ ان کے یہ سب کام آخرت کے کام تھے اور ہمارے یہ سب کام دنیا کے کام ہیں۔ یاد رہے! یہ دنیاوی معاملات، دین سے الگ نہیں مگر ان ہی کو سب کچھ سمجھ لینا، یہ ضرور دینی تعلیمات سے الگ ہونا ہے۔

جنت میں کون جائے گا؟

اللہ پاک کے فضل سے جنت میں وہ جائے گا جس نے اللہ کریم کو راضی کیا ہو گا، جس کے دل میں خوفِ خدا ہو گا، جو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا دیوانہ ہو گا، جس نے نیک اعمال کئے ہوں گے، جس کا دل محبتِ صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے معمور ہو گا، جسے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچی عقیدت و محبت ہو گی، جس نے اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچایا ہو گا، جس نے شریعت کے احکام کی بجا آوری کی ہو گی اور جس نے اللہ کریم اور بندوں کے حقوق ادا کئے ہوں گے۔

نماز کی اَہَمِّیَّت

جنت میں لے جانے اعمال میں سے ایک اہم ترین عمل پانچ وقت کی نماز ادا کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ☆ نماز ایک عَظِیْم عِبادَت ہے، ☆ جنت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆ مومن کے لئے بہترین عمل ہے، ☆ نُور ہے، ☆ دو رَکعت نماز دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے، ☆ اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، ☆ ہر

سجدے کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ☆ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، ☆گُناہ جھڑتے ہیں، ☆نمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، چنانچہ

نماز جنت میں داخلے کا ایک سبب ہے

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ان کے حق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ پاک کے ذمّۂ کرم پر اس کے لئے وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جس نے انہیں ادا نہ کیا اس کے لئے اللہ کریم کے ذمّۂ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے جنت میں داخل فرمائے۔[1]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ پاک اُس کے لئے جنت میں مہمانی تیار فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے صلح کرنے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔ (فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص۳۱ ملخصًا) ☆حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸) ☆مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/۸۹، حدیث: ۱۴۲۰

2 ... مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب المشي الی الصلاۃ... الخ، ص ۲۶۳، حدیث ۱۵۲۴

وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔(صراط الجنان، ۲/۱۹)☆چنانچہ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلْح کروائی۔(درمنثور، ال عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۲۷۹ ماخوذاً) ☆جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۷۱۳)چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں:(1)مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور(3)لوگوں کے درمیان صُلْح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في إصلاح ذات البین، حدیث: ۳، ۱۹۴۵/۳۷۷) ☆تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں:(1)جب ظالِم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔(2) دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلْح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلْح ہو جائے۔(3)(شوہر اپنی) بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔(بہارِ شریعت، ۱۶/۱۷ ملتقطاً)

﴿اعلان:﴾

صلح کرنے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع

میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 15 اکتوبر 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

---

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صلح کرنے کے بقیہ آداب

جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمَہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم: ۳، ۳/۳۲۱ ملتقطاً) ☆سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/۳۲۱، حدیث: ۶) ☆عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/۱۲۶۶) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔ (ابوداود، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴) مثلاً زَوجَین (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلح کرائی جائے کہ خاوَند (شوہر) اُس عورت کی سوکن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مسلمان مقروض اِس قدر شراب و سُود اپنے غیر مسلم قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صورت میں حلال کو حرام کیا گیا، دوسری صورت میں حرام کو حلال، اس قسم کی صُلح کروانا حرام ہیں جن کا توڑ دینا واجب ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۳۰۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

ترجَمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔(مدنی پنج سورہ، ص204)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔
آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔
توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجِنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا

؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس(جولیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیْل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چِپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟

www.dawateislami.net

(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی احول میں تھے،یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ3نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یا امام مسجد،مؤذّن ،خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس،7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد